

[تاریخ: ۱۸/۰۵/۲۰۲۳]

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[فتویٰ نمبر: ۳۹۶]

### سوال

ایصالِ ثواب سے ہٹ کر آج کل نیا گھر، نئی دکان بنانے پر بطور برکت قرآن خوانی کی جاتی ہے، کیا اس کی کوئی دلیل عہدِ نبوی سے ملتی ہے؟

### جواب

الحمد لله وحده، والصلاة والسلام على من لا نبي بعده!

■ ہمارے معاشرے میں بہت سارے ایسے کام ہیں جن کو ثواب سمجھ کر کیا جاتا ہے لیکن کتاب و سنت اور سلف صالحین سے اس کی دلیل نہیں ملتی۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کوئی آدمی نئی دکان یا مکان بنا لے، تو وہاں طلبہ کو بلا کر ان کے ہاتھوں میں سپارے پکڑوا دیے جاتے ہیں اور قرآن خوانی کروائی جاتی ہے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس سے برکت ہوتی ہے۔ بلاشبہ قرآن کریم کی قراءت باعث برکت ہے، لیکن اس کا یہ انداز محل نظر ہے۔ حصولِ برکت کا درست طریقہ یہ ہے کہ صاحبِ خانہ و دکان خود کو عبادت اور اذکار کا پابند بنائیں۔ ایک ہی دن چند لوگوں کو بلوا کر قرآن خوانی کروانے کی بجائے، خود قرآن کی تلاوت کا معمول بنائیں اور صبح و شام کے اذکار کی پابندی کریں۔

بعض دکانوں میں دیکھا گیا ہے کہ ہر روز ایک قاری صاحب آتے ہیں، اور وہاں بیٹھ کر پانچ دس منٹ کے لیے قرآن کی تلاوت کر کے چلے جاتے ہیں، جبکہ خود دکاندار نماز، تلاوت، اذکار سب سے بے فکر رہتے ہیں! حالانکہ برکت بازار میں بکنے والی کوئی پراڈکٹ نہیں، جسے اس طرح کے طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے، بلکہ یہ ایک مکمل لائف اسٹائل ہے، جو بھی اس کی پابندی کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُس کے شب و روز میں برکتوں کا نزول فرماتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حصولِ برکت کے اس قسم کے وقتی اور آرٹیفیشیل طریقوں کو اہل علم نے بدعات میں شمار کیا ہے۔ (دیکھیں: السنن والمبتدعات للشقيري، ص: ۲۱۶، بدع القراء لکبر أبو زيد، ص: ۲۰، معجم البدع، ص:

(۵۲۷)

■ ہاں البتہ کسی نعمت کے حصول کے موقع پر شکرانے کے طور پر دعوت رکھی جائے، یا صدقہ و خیرات کی نیت ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

جس طرح شادی کے بعد والی دعوت کو 'ولیمہ' کہا جاتا ہے، اسی طرح گھر وغیرہ کی تعمیر کی مناسبت سے جو دعوت رکھی جاتی ہے، فقہا اسے 'وکیرۃ' کہتے ہیں، اس کے علاوہ بھی مختلف مناسبات سے رکھی جانے والی دعوتوں کے مختلف نام کتب فقہ میں مذکور ہیں۔ امام ابن قدامہ رحمہ اللہ ان کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"فأما الدعوة في حق فاعلها، فليست لها فضيلة تختص بها؛ لعدم ورود الشرع بها، ولكن هي بمنزلة الدعوة لغير سبب حادث، فإذا قصد فاعلها شكر نعمة الله عليه، وإطعام إخوانه، وبذل طعامه، فله أجر ذلك، إن شاء الله تعالى". [المغني: ٤/ ٢٨٦، الكافي: ٣/ ١٢٠]

اس قسم کی دعوت کی شریعت میں کوئی خاص فضیلت مذکور نہیں، لیکن اگر اس سے مقصد اللہ کی نعمتوں کا شکر یہ، اور اپنے بھائیوں، دوستوں کو کھلانا پلانا ہو، تو نیت کے مطابق اجر کی امید ہے۔ ان شاء اللہ۔ اسی سے ملتی جلتی بات ابن قیم نے 'تحفة المودود' (ص: ٤٦) میں کہی ہے۔ سعودی فتویٰ کمیٹی 'لجنة دائمة' کا بھی یہی موقف ہے۔

یاد رہے کہ بعض لوگ نئی جگہ منتقل ہونے کے بعد وہاں موجود جن و شیاطین کے شر سے بچنے کے لیے، یا نظر بد سے محفوظ رہنے کے لیے، نذر و نیاز دیتے ہیں، یہ صرف بدعت ہی نہیں، بلکہ شرک کے درجے تک بھی پہنچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بدعات و خرافات اور شرکیات سے محفوظ رکھے اور سنت و ہدایت کے رستے پر چلائے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

### مفتیان کرام

فضیلتہ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلتہ الشیخ عبدالحکیم بلال حفظہ اللہ

فضیلتہ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ



فضيلة الشيخ ابو عدنان محمد منير قمر حفظه الله

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ  
ULAMA FATWA COUNCIL

فضيلة الشيخ سعيد مجتبیٰ سعیدی حفظه الله

سعيد

فضيلة الشيخ محمد ادریس اشرفی حفظه الله

محمد ادریس اشرفی

فضيلة الدكتور عبد الرحمن يوسف مدني حفظه الله

عبد الرحمن

فضيلة الشيخ مفتي عبد الولي حقاني حفظه الله

عبد الولي

لَجْنَةُ الْعُلَمَاءِ لِلْإِفْتَاءِ